## سوال

(701) عورت کا ختنہ کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت کا ختنہ کیا جاسکتا ہے کہ نہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

الحمدللہ!ہاں، عورت کا ختنہ کیا جاسکتا ہے اوراس کے ختنے کی صورت یہ ہے کہ اس جلد کے اوپر والے حصے کو کاٹ دیا جائے جو مرغے کی کلغی کی طرح ہوتا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ختنہ کرنے والی کو کہا تھا:

"أشمي ولا تنهكي، فإنه أبهى للوجه، وأحظى لها عند الزوج"[1]

"تھوڑا سا کاٹنا اور زیادہ نہ کاٹنا کیونکہ یہ چہرے کے لیے رونق اور خاوند کے لیے زیادہ لذت کا باعث ہے۔"

یعنی کاٹنے میں مبالغہ نہ کرنا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مرد کے ختنے کا مقصد اس گندگی سے پاکیزگی حاصل کرنا ہوتا ہے جو جلد کے نیچے اکھٹی ہوجاتی ہے،اور عورت کے ختنے سے مراد اُس کی شہوانی قوت کو اعتدال پر رکھنا ہے،اس لیے کہ جب وہ لمبی جلد کی صورت میں ہوتو وہ زبردست شہوانی قوت اور جوش والی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کثرت سے گالی گلوچ کرنے میں کہا جاتا ہے: لمبی جلد والی کے بیٹے، کیونکہ لمبی جلد والی اکثر وبیشتر مردوں کے پاس جاتی ہے،یہی وجہ ہے کہ فرنگی اورتاتاریوں کی عورتوں میں وہ بے حیائی پائی جاتی ہے جوکہ مسلمان عورتوں میں نہیں ہوتی۔ اگر ختنہ کرنے میں زیادتی کی جائے تو شہوت کمزور پڑجاتی ہے اور مرد کا مقصد مکمل نہیں ہوتا،اوراگر غیر زیادتی کی صورت میں کاٹا جائے تو اعتدال سے مقصد حاصل ہوجاتا ہے۔ (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1]۔ صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (5271)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[عورتوں کے لیے صرف]

صفحہ نمبر 618

محدث فتویٰ